مولانا سمیع الحق کی ذاتی ڈائری سے انتخاب

دارالعلوم حقانیہ تاسیس و ارتقاء، اکابر علماء و مشائخ کی آراء، مجلس شوریٰ، تعمیرات اور مشاہیر و زعماء امت کی تشریف آوری

دارالعلوم کی جدید تعمیر میں مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس

۱۶ ستمبر بروز اتوار دارالعلوم کی جدید تعمیر میں مجلس شوریٰ کا تیسرا اجلاس منعقد ہوا جو نئی تعمیر میں پہلا اجلاس تھا۔ میاں رسول شاہ صاحب کاکاخیل نے صدارت فرمائی اور دارالعلوم کے سالانہ بجٹ کی منظوری دی گئی۔ دیگر فیصلوں کے علاوہ یہ بھی فیصلہ ہوا کہ تعلیم و تدریس کو قدیم احاطہ مسجد اکوڑہ سے جدید تعمیر میں منتقل کیا جائے اجلاس میں علماء و شرفاء اور خواتین نے شرکت کی۔ ۱۸ ستمبر کو مقامی اراکین اور والد ماجد نے فیصلہ کیا کہ جمعرات ۱۴ صفر کو جدید تعمیر میں تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

۲۰ ستمبر مطابق ۱۴ صفر دارالعلوم کی موجودہ عمارت میں ختم کلام پاک سے باقاعدہ تعلیم و تدریس کا آغاز ہوا۔ والد صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔ اور دارالعلوم حقانیہ کے دور ماضی کے ضمن میں دارالعلوم دیوبند کے حالات بھی بیان فرماتے۔ اسی طرح آج کا دن سرحد کی علمی تاریخ اور دارالعلوم حقانیہ کی حیات میں تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔

دارالعلوم میں تدریس کا آغاز

حضرت شیخ الحدیث نے حسبۃً للہ اپنی مسجد میں ۲۷ ذی قعدہ ۱۳۶۶ھ کو باقاعدہ دارالعلوم کا تدریس کا آغاز کیا افتتاح کے وقت دورۂ حدیث کے علاوہ اور کئی سال تک مشکوٰۃ شریف، جلالین شریف، ہدایہ آخرین اور صبح ترجمہ قرآن بھی خود پڑھاتے رہے ۱۵، ۱۶ گھنٹے تدریس پر لگ جاتے۔ اس وقت طالب علموں نے مسجد کی دیوار پر از خود "دارالعلوم حقانی" لکھ دیا جو بعد میں حقانیہ سے تبدیل ہوا۔ نام کے مجوزین میں مولانا سید گل بادشاہ طورو مرحوم سرفہرست تھے۔

حضرت خود فرمایا کرتے کہ تین چار سال تک ہم نے نہ تو دارالعلوم کا نام مشتہر کیا اور نہ نام رکھنے کے لیے کوئی فکر کی نہ دارالعلوم کو مشتہر کرنے کے لیے کوئی اشتہار شائع کیا اور نہ باقاعدہ کسی چندہ کی تحریک کی، سارے معاملے اللہ کی طرف سے حل ہوتے گئے اور تدریسی کام ایک مستقل دارالعلوم کی شکل اختیار کرتا گیا، ابتداء میں طلبہ نے بڑی محنتیں اور مشقتیں برداشت کیں ان کے خلوص کی برکتیں آج ظاہر ہو رہی ہیں۔

احاطہ بندی

۶ ستمبر ۵۳ء۔ دارالعلوم حقانیہ کی زمین کی احاطہ بندی شروع ہوئی علماء و اراکین، طلباء و اساتذہ بہ نفس نفیس دارالعلوم کی بنیادوں کے لیے پتھر سروں پر اٹھا اٹھا کر حاجی عبدالصمد صاحب کی دی ہوئی تجویز کردہ زمین سے لائے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں موجودہ حصہ زمین کا انتخاب ہو چکا ہے۔

دارالعلوم حقانیہ اور الحق خرق عادت ہے (مولانا افغانی مرحوم)

۷ نومبر ۷۶ء ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۹۶ھ

ترنگ زئی میں مولانا شمس الحق افغانی سے ملاقات ہوئی نماز عصر ان کے ساتھ پڑھی کافی دیر ماہنامہ الحق کا ذکر کرتے رہے فرمایا الحق اس وقت اہم ترین رسالہ ہے یہ جامع الاذواق ہے ہر ذوق کا اس میں لحاظ ہوتا ہے ہمارے ملک (سرحد) میں الحق کا وجود خرق عادت ہے جیسا کہ دارالعلوم حقانیہ کا وجود خرق عادت ہے۔

کنویں کی کھدائی

۸ دسمبر ۵۳ء۔ دارالعلوم حقانیہ میں جنوبی جانب (جواب احاطہ محمودیہ محمودیہ ہاسٹل کو اترنے والی سیڑھیوں کے سرے پر ہے اور ویران ہے) کنویں کی کھدائی شروع ہوئی پہلی کدال برادرم اظہار الحق نے ماری۔

ایک جلسہ دستار بندی

۱۸ اپریل ۵۴ء ۱۴ شعبان ۷۳ھ

دارالعلوم کا جلسہ دستار بندی شروع ہوا صدارت بندی مولانا نصیر الدین غورغشتوی نے کرنی تھی کہ ظالم حکومت نے انہیں راستہ میں روک کر واپس کر دیا مفتی محمد نعیم لدھیانوی نے صدارت فرمائی والد ماجد نے روئیداد مدرسہ سنائی۔ اکیاسی فضلاء کی دستار بندی ہوئی بعد از عصر دارالعلوم کے ایک حصے کا سنگ بنیاد حسب علماء کے اتفاق سے حضرت والد صاحب نے رکھا۔ تقریب مولانا عبدالحنان ہزاروی، مولانا بہاء الحق قاسمی، مفتی محمد نعیم، حضرت بادشاہ گل خان اعلیٰ محمد زمان خان خٹک مرحوم موجود تھے دوسری نشست رات کو میاں مسرت شاہ کاکاخیل کی صدارت میں ہوئی، تیسری نشست

دوسرے دن پیر قاضی امین الحق اکوڑہ کی صدارت میں ہوئی حافظ اللہ ساہایا ڈیرہ غازی خان مولانا مصلح الدین مردان مولانا عبد الحنان ہزاروی مفتی عبدالقیوم پوپلزئی اور مولانا گل بادشاہ صدر جمعیۃ علماء کی تقریریں ہوئیں۔

مدینہ کی خوشبو

۲۴ اپریل ۵۵ء ۔ ۲۰ شعبان ۷۴ھ شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن کاملپوری اور حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی تشریف لاتے اور زیر تعمیر احاطہ دار العلوم میں حضرت کی معیت میں گئے اور بنیادوں میں مبارک ہاتھوں سے پتھر ڈالے۔ مولانا درخواستی نے فرمایا کہ یہاں سے مجھے مدینہ کی خوشبو آتی ہے اور سامنے پہاڑ (دریائے کابل کے متصل مصری بانڈہ کا پہاڑ) گویا مدینہ جیسا منظر پیش کر رہا ہے۔

تعمیری سامان

۶ ستمبر ۵۵ء بروز منگل ۱۰ محرم ۷۵ھ ۔ زیر تعمیر عمارت کے لیے پتھر اینٹ وغیرہ جمع کئے جا رہے تھے ایک لاکھ اینٹ جمع ہو گئی۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم واجعلها مباركًا ومصدرًا لعلومك ودينك يجري منه الانهار والمياه۔

۷ ستمبر زیر تعمیر رقبہ پر بجلی کی مین لائن میں تبدیلی کی کوشش جاری ہے کیونکہ بجلی والوں نے ممانعت کا نوٹس بھیجا ہے بجلی کے اعلیٰ افسران نے معائنہ کیا اور ایک نیک دل ہندوستانی افسر کی وجہ سے مسئلہ حل ہوا۔

باضابطہ سنگ بنیاد کے لیے دار الحدیث کا انتخاب
سنت نبوی کی عجیب متابعت

۱۳ اکتوبر ۵۵ء مطابق صفر ۱۳۷۵ھ بنیادیں بھری جا رہی ہیں ۳۰، ۳۵ مزدور آج کام کر رہے ہیں آج والد ماجد اور دیگر اساتذہ طلباء و اراکین نئی زیر تعمیر عمارت میں تشریف لے گئے۔ بنیادیں چونے گارے سے بھر گئی ہیں باضابطہ سنگ بنیاد رکھنا تھا ایک پتھر منتخب کیا گیا والد ماجد صدر صاحب (مولانا عبدالغفور سواتی) اور دیگر حاضرین نے طویل خشوع و خضوع سے دعا کی قبولیت کے آثار نمایاں تھے والد ماجد نے سنت نبوی کے اتباع میں پتھر ایک چادر میں رکھنے کی تجویز پیش کی اس پر سب خوش ہوتے اساتذہ طلباء سب نے مل کر پتھر اٹھایا پھر نہایت عاجزی سے والد ماجد نے دعا کی اور واذ يرفع ابراهيم القواعد من البيت واسماعيل ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم کا ورد کرتے رہے سب آمین کہہ رہے تھے پھر سارے حاضرین نے حضرت صدر صاحب کے کہنے پر تین مرتبہ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم پڑھا اور سب نے عاجزی خشوع سے دعا کی قبولیت کے آثار و انوار نمایاں تھے۔

ایک کیفیت و سرمستی سب حاضرین پر طاری تھی عجیب دلکش منظر تھا پھر والد ماجد اور حضرت صدر صاحب (مولانا عبدالغفور سواتی مرحوم) نے مل کر پتھر چادر سے اٹھایا اور موجودہ دار الحدیث کی مغربی سمت سے شمالی کونے میں رکھ دیا خداوند کریم اس عمارت کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر علوم و معارف الٰہیہ کی نشر و اشاعت و حفاظت اسلام کا ذریعہ بنا دے اور اسلام کے لیے ایک مضبوط ناقابل شکست قلعہ اور چھاؤنی ثابت ہو۔

زیر تعمیر دار العلوم کی سرزمین پر ایک درد انگیز شعر

تعمیر دار العلوم جاری ہے کسی دل جلے نے بڑا عارفانہ شعر نصب شدہ بورڈ پر لکھا ہے۔

ای م پس له مرګه کړي خوښې په دے چمن کښې
چه حسن م د فکر شي ظاهر په یاسمن کښې

رات کو اختتامی درس حدیث

۱۹۵۹ء ، ۱۳۷۸ھ

۱۰ شعبان ۱۳۷۸ھ ۱۹ فروری ۵۹ء بخاری شریف کا آخری درس ہوا ہمارے دورہ حدیث کا سال ہے آخری پارہ رات کے بارہ بجے تک پڑھا گیا طلبہ نے تناوبًا قرات علی الشیخ کیا۔ ۶، ۷ اوراق کی قرات اس سیہ کار کی قسمت میں آئی دوسرے دن میرے والد استاد اور مرشد نے بعد از نماز جمعہ ختم بخاری شریف کرایا۔ الوداعی تقریر نہایت پر درد تھی سینکڑوں افراد جمع تھے ہم سب رفقاء درس ان سعیکم لشتّٰی کے چوراہے پر ہیں جدائی کے غم کے جذبات شیخ اور تلامذہ سب پر نمایاں تھے۔ اللهم اخترنا لخدمة دين نبينا الكريم۔

حضرت کے منبر پر پہلا خطبہ

۱۸ شعبان ۷۸ھ ۲۷ فروری ۵۹ء ۔ حضرت کے منبر محلہ کی مسجد پر احقر نے زندگی کا پہلا خطبہ دیا اور پہلی نماز جمعہ پڑھائی۔

مولانا غورغشتی کی آمد

۳ مارچ ۵۹ء مولانا غورغشتی تشریف لائے اور پھر بنوں کسی جلسہ میں چلے گئے۔

شعبہ اسلامیہ ہائی سکول تعلیم القرآن کی جدید عمارت

۱۷ مئی ۱۹۶۵ء کو دار العلوم حقانیہ کے شعبہ اسلامیہ سکول تعلیم القرآن

کی جدید عمارت دارالعلوم کی مشرقی جانب میں تعلیم کا آغاز ہوا ختم کلام پاک اور والد صاحب کے دعائیہ کلمات سے افتتاح ہوا۔

حقانیہ حضور اقدس ؐ کا اعجاز ہے، علامہ رسول خان ہزارویؒ

۱۸ر اکتوبر ۶۵ء

جامعہ اشرفیہ کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں حضرتؒ نے لاہور کا سفر کیا احقر بھی ساتھ تھا استاذ الکل مولانا رسول خان صاحب نے ایک مجلس میں والد ماجدؒ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "آپ کا مدرسہ ماشاء اللہ علمی حیثیت (اس لفظ پر زور دیتے ہوئے) سے سارے مدارس میں ممتاز ہے اس لیے کہ آپ وہاں صرف فنون والے مدرس نہیں رکھتے بلکہ فن دان ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ آپ نے اپنے علاقہ فرنٹیر میں دین کی جو خدمت کی ہے اس کی نظیر نہیں ہے۔

وقفہ کے بعد پھر فرمایا کہ ایسے علاقہ میں ایسا مدرسہ چلانا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اعجاز ہے کہ ایسے اجہل الناس ماحول میں ایسا کام ہوا۔ فرمایا کہ منطق کے بغیر حسامی کا باب القیاس بھی سمجھا نہیں جا سکتا پھر دیر تک منطق و فلسفہ کی اہمیت و ضرورت اور اصول فقہ کے لیے اس کی ضرورت پر گفتگو فرماتے رہے۔

مولانا عبد المالک صدیقیؒ

۱۹ر ستمبر ۶۷ء

شیخ طریقت مولانا عبد المالک صدیقی نقشبندی دار العلوم تشریف لائے رات قیام رہا بعد از عصر مسجد میں استغناء اہل علم اور عبارات سے غفلت پر خطاب فرمایا تقریر میں جماعت تبلیغی پر بھی تنقید کی بعد از مغرب و عشاء کافی طلبہ و اساتذہ ان سے بیعت ہوئے اس سے قبل بھی بارہا آپ کی آمد ہوتی رہی ہے۔

مولانا غورغشتی

۱۱ر مئی ۶۸ء شیخ الحدیث مولانا غورغشتی تشریف لاتے طویل مذاکراتی (؟) والد صاحب کی معیت میں اتمانزئی گئے اور مدرسہ نعمانیہ کے جلسہ میں شرکت کی۔

مولانا افغانی کی آمد

۲۰ر جولائی ۶۸ء مولانا شمس الحق افغانی کی آمد ہوئی دار الحدیث میں فضیلت علم پر خطاب ہوا پھر حضرتؒ کی معیت میں تربیلہ گئے جہاں دونوں نے سیرت پر خطاب فرمایا۔

قاری محمد طیب قاسمی کی آمد

۱۲ر اکتوبر ۱۹۶۸ء قاری محمد طیب قاسمیؒ کو لانے کے لیے ہری پور ساڑھے تین بجے کاریں لے کر ہری پور سے چلے تربیلہ اور پھر بہبودی حضرت مولانا عبد الرحمن کاملپوریؒ کی رہائش گاہ سے ہوتے ہوتے سوا سات بجے اکوڑہ خٹک پہنچے، راستہ میں اٹک اور دریائے کابل و سندھ کے سنگم اور پر فضا مناظر سے بہت محظوظ ہوتے اور جدید طریقوں سے ترقی نہ دینے پر افسوس کا اظہار کرتے رہے اور فرمایا کہ دیگر ممالک ایسے مقامات سے عجیب تفریحی علاقے بنا دیتے ہیں۔

اکوڑہ میں شاندار استقبال ہوا رات آرام فرمایا صبح ۹ بجے مدرسہ تعلیم القرآن حقانیہ سکول کا معائنہ فرمایا اور علم کے ساتھ عمل کی اہمیت پر مفصل خطاب فرمایا بعد از دوپہر واپس ہوئے۔

دار العلوم کے بارے میں مطمئن رہیئے

حضرت سے عرض کیا گیا حضرت! دار العلوم حقانیہ کے لیے دعا فرماویں۔ ارشاد فرمایا حقانیہ کو ہم نے اپنا مدرسہ سمجھ لیا ہے اس کیلئے دعا کرنا میرا فریضہ ہے اس کا وجود ہماری صبح و شام کی دعاؤں کا ثمرہ ہے پھر ارشاد فرمایا۔ آپ لوگ دار العلوم حقانیہ کے بارے میں مطمئن رہیئے لوگ آپ کے مقابلہ میں جو کچھ کر رہے ہیں اس کا فکر نہ کریں حق کے مقابلہ میں ہمیشہ رکاوٹیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں نے ابھی خیال کیا اور اپنے فریضہ میں کوتاہی کی کہ حقانیہ حاضر نہیں ہوا موقع ملنے پر آؤں گا — اس کے بعد متعدد مواقع پر دار العلوم تشریف لائے اور دار العلوم کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے نوازتے رہے۔

حضرت کے حکم پر لاہور دورہ تفسیر کیلئے روانگی

احقر ۹ر مارچ ۵۹ء ۲۸ر شعبان ۷۸ھ حضرت کے حکم پر شیخ التفسیر لاہوری کے دورہ تفسیر میں شمولیت کے لیے لاہور روانہ ہوا۔ ۱۱ر مارچ یکم رمضان کو درس کا آغاز ہوا۔

مصر کی حمایت میں کل جماعتی احتجاجی جلسہ کی صدارت

۲ر نومبر بروز جمعہ اسرائیل کی مصر پر ظالمانہ جارحیت کے خلاف دربار مسجد اکوڑہ خٹک میں ایک کل جماعتی عظیم احتجاجی اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت والد ماجد نے فرمائی۔ حضرت نے قضیہ مصر کے متعلق تقریر کی اور مسلمانوں سے امداد کی اپیل کی۔